محنت کی برکات

خواجہ الطاف حسین حالی (۱۸۳۷ء۔۱۹۱۴ء)

خواجہ الطاف حسین حالؔی ۱۸۳۷ء میں پانی پت میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام خواجہ ایزد بخش تھا۔ ان کا سلسلہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ حالؔی باقاعدہ تعلیم حاصل نہ کر سکے تاہم ذاتی کوشش سے عربی اور فارسی میں مہارت حاصل کی۔ نامساعد حالات کے باعث دہلی چلے گئے۔ وہاں غالؔب اور شیفتؔہ سے ملاقاتیں ہوئیں۔ غالؔب کی صحبت نے حالؔی میں شعروسخن کا صحیح ذوق اور بلند خیالی پیدا کی۔ شیفتؔہ سے علوم وفنون، شعروشاعری اور ادب پر بہت کچھ سیکھتے رہے۔ چند سال شیفتؔہ کے مصاحب بھی رہے۔

۱۸۷۴ء میں گورنمنٹ بک ڈپو لاہور میں ملازمت مل گئی۔ یہاں ان کا کام انگریزی سے اردو میں ترجمہ کی گئی کتابوں کے مسودوں کی درستی و تصحیح کرنا تھا۔ لاہور کی ادبی فضا حالؔی کو خوب راس آئی۔ یہاں ان کی ملاقات مولانا محمد حسین آزؔاد سے ہوئی جو جدید طرز کے مشاعروں کے سلسلے میں پہل کر چکے تھے اور انجمنِ پنجاب کے بڑے سرکردہ رکن تھے۔ حالؔی بھی اس انجمن کے رکن بن گئے اور اس کے مشاعروں میں انھوں نے اپنی مشہور مثنویاں برکھارت، نشاطِ امید، مناظرۂ رحم وانصاف اور حبِ وطن پڑھیں جو جدید اردو شاعری کی اہم کڑیاں ہیں۔ چار سال بعد اینگلو عربک اسکول میں مدرس ہو کے دہلی چلے گئے۔ وہاں ان کی ملاقات سرسید سے ہوئی اور جلد ہی وہ تحریکِ سرسید کے سرگرم رکن بن گئے۔ سرسید کے کہنے پر حالؔی نے مسدس "مدوجزرِ اسلام" لکھی، جس کا شمار اردو ادب کے عظیم کارناموں میں ہوتا ہے۔ حالؔی نے وقت کے اہم مسائل کو اپنی نظموں کا موضوع بنایا۔ اپنی نظموں کے ذریعے قوم وملت کو بیداری کا پیغام دیا۔ مولوی عبدالحق اپنے ایک مضمون میں حالؔی کے متعلق لکھتے ہیں:

"حالؔی کا درد ساری قوم کا درد ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے پُر درد نغموں نے قوم کے دلوں کو ہلا دیا، سوتوں کو جگا دیا اور کاہلوں کو ہوشیار کردیا۔"

صداقت وواقعیت، احساس دردمندی، سادگی، بے تکلفی، روانی وبرجستگی ان کی شاعری کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ انھوں نے جوش اور سادگی کو شاعری کے لیے لازمی قرار دیا ہے اور اپنے کلام میں بھی انھی خوبیوں کا خیال رکھا ہے۔

تصانیف: حیاتِ سعدی، حیاتِ جاوید، یادگارِ غالب، مسدسِ حالی، دیوانِ حالی، مجموعہ نظم حالی وغیرہ۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مشقت	محنت، ریاضت	ذلت	رسوائی، توہین
بڑائی	عزت	فضیلت	برتری
نہال	پودا، پیڑ	فرماں روائی	حکم دینا
جوہر	قیمتی، قیمتی پتھر، خوبی	مخفی	پوشیدہ، چھپا ہوا
مبادا	ایسا نہ ہو کہ، خدانخواستہ	تلف	ضائع
ودیعت	خدا کی دی ہوئی	سہل	آسان

صید	شکار	سرپٹ	تیز
بشر	انسان	آڑے وقت	مصیبت کے وقت
ہانکو	کھینچو	ورماں	علاج
زورِ قضا	اللہ کی رضا	دست	ہاتھ
حامی	مددگار	مثل	مثال

اشعار کی تشریح

بند 1:

09812001

مشقت کی ذلت جنھوں نے اٹھائی
جہاں میں ملی اُن کو آخر بڑائی
کسی نے بغیر اس کے ہرگز نہ پائی
فضیلت نہ عزت، نہ فرماں روائی
نہال اس گلستاں میں جتنے بڑھے ہیں
ہمیشہ وہ نیچے سے اوپر چڑھے ہیں

مفہوم: جو لوگ محنت کی مشقت اٹھاتے ہیں وہی دنیا میں عزت حاصل کرتے ہیں۔ کیوں کہ محنت کے بغیر کوئی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ پودے چھوٹے سے ہوتے ہیں اور آہستہ آہستہ پروان چڑھتے ہیں۔

تشریح:

الطاف حسین حالی کا شمار اردو ادب کے ان مایہ ناز شعرا میں ہوتا ہے، جنھوں نے اصلاحی فکر اور قومی ترقی کو اپنی شاعری کا مرکز و محور بنایا۔ ان کی یہ نظم ان کی ایک عظیم الشان تخلیق ہے، جو محنت، جدوجہد اور انسانی عظمت کے پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہے۔ یہ نظم اس حقیقت کی عکاسی کرتی ہے کہ محنت اور مشقت ہی انسانی ترقی کی بنیاد ہیں۔ قوموں کے عروج و زوال کا انحصار اسی جوہر پر ہے۔

تشریح طلب بند ان کی طویل نظم ''مسدسِ حالی'' سے منتخب کردہ ہے۔ اس بند میں وہ محنت و مشقت کو اپنا شعار بنانے کا درس دیتے ہوئے کہ رہے ہیں کہ جن لوگوں نے محنت و مشقت کو اپنا شعار بنایا وہ بلند و عظیم مرتبے کو پہنچے۔ وہ اس دنیا میں بھی عزت و بڑائی پاتے ہیں اور آخرت میں بھی اونچے درجے کو پہنچتے ہیں۔ حالی کا موقف ہے کہ زندگی ایک مسلسل جدوجہد کا نام ہے۔ مسلسل محنت اور لگن سے ہی کامیابی ملتی ہے۔ اور جو لوگ محنت و مشقت کو اپنا وطیرہ بنا لیتے ہیں ان کے لیے تو اللہ کے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ بشارت دیتے ہیں۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن ﷺ کا ارشاد ہے:

''کسی شخص نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر طعام نہیں کھایا اور بے شک اللہ کے نبی حضرت داود علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے''۔

(بخاری: ۲۰۷۲)

جو لوگ سستی و کاہلی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ وہ دنیا میں نہ عزت کماتے ہیں اور نہ ہی فضیلت ان کا مقدر بنتی ہے، کیوں کہ انسان کے آگے بڑھنے اور ترقی کی منازل کو طے کرنے کا تعلق انسان کی محنت، ارادے اور لگن کے ساتھ منسلک ہے۔ انسانی شخصیت دو طرح کی ہوتی ہے

فعال شخصیت اور غیر فعال شخصیت۔ فعال شخصیت حالات کو اپنی مرضی و منشا کے تابع رکھتی ہے، فعال شخصیت کے سامنے اس کے حالات سر جھکائے کھڑے رہنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ جب کہ غیر فعال شخصیت خود کو حالات کے سپرد کر دیتی ہے، پھر حالات چاہے اسے جدھر بھی لے جائیں۔ یہی وجہ ہے کامیابی حاصل کرنے کے لیے بنا رکے مضبوط قوتِ ارادی کے ساتھ محنت کو جاری رکھنا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

''انسان کے لیے وہی کچھ ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔''

(سورۃ النجم: ۳۹)

تشریح طلب اس بند کے تیسرے شعر میں حالی ترقی کی منازل کو طے کرنے کے لیے ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ ایک تناور اور مضبوط درخت بھی ایک ننھا سا پودا ہوتا ہے جو آہستہ آہستہ پروان چڑھتا ہے۔ نیچے زمین سے اگتا ہوا، ہر قسم کے ماحول کا مقابلہ کرتا ہوا، بلندیوں کو چھو لیتا ہے۔ حالی ہمیں یہی درس دیتے ہیں کہ جو آج کی مشکلات کو ہنس کے جھیل لیں گے، مشقت کی ذلت کو برداشت کر لیں گے، وہی کل کو منزل کے حق دار بھی ہوں گے۔

الطاف حسین حالی، مسدس کی ہیئت میں لکھی گئی اس نظم کے ذریعے مسلمانوں کو محنت کی طرف راغب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تاریخ میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی کہ کسی نے بغیر محنت کے نام روشن کیا ہو، کسی فرد یا کسی قوم کو محنت کیے بغیر عزت مل گئی ہو۔ جس طرح باغوں، میں اگنے والے چھوٹے چھوٹے پودے آہستہ آہستہ پروان چڑھتے ہیں اور مضبوط درخت بن جاتے ہیں اسی طرح انسان بھی محنت کر کے اپنی منزل حاصل کر سکتا ہے اور کامیاب ہو سکتا ہے۔

بقول حالی:

وہی لوگ پاتے ہیں عزت زیادہ
جو کرتے ہیں دنیا میں محنت زیادہ

کوئی بھی راتوں رات کامیابی حاصل نہیں کر سکتا بلکہ شبانہ روز محنت اور لگن کی بدولت ہی انسان ترقی کرتا ہے اور دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ دنیا میں اگر نامور شخصیات کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ کوئی بھی شخص محنت اور کوشش کے بغیر کامیاب نہیں ہوا۔

بقول شاعر:

بن محنت کچھ ہاتھ نہ آئے ہاتھ آئے ناداری
محنت ایسا جادو جس سے ریت بنے پھلواری

شاعر محنت و مشقت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے واضح کر رہے ہیں کہ ہم تکلیف اٹھا کر ہی کامیابی سے ہم کنار ہو سکتے ہیں ''محنت کامیابی کی کنجی ہے''۔ یہ دنیا تو ہے ہی عمل کا میدان یہاں جدوجہد اور کوشش کے بغیر کسی کو بھی بڑا مقام نہیں ملتا۔ دنیا میں جو لوگ بھی کام یاب ہوئے ہیں، انھوں نے محنت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا تھا۔ دن رات محنت کی تھی تب ہی وہ کام یاب ہوئے۔ دراصل محنت ایک بتدریج اور مسلسل عمل ہے۔ یہ کوئی وقتی شے نہیں جو لوگ کام یاب ہوئے انھوں نے بچپن ہی سے محنت کو اپنا وطیرہ بنایا۔

بند2:

بہت ہم میں اور تم میں جوہر ہیں مخفی
خبر کچھ نہ ہم کو نہ تم کو ہے جن کی
اگر جیتے جی، کچھ نہ ان کی خبر لی
تو ہو جائیں گے مل کے مٹی میں مٹی

یہ جوہر ہیں ہم میں امانت خدا کی
مَبادا تلف ہو ودیعت خدا کی

مفہوم: اللہ نے انسانوں کو بہت سی صلاحیتوں سے نوازا ہے ہمیں ان سے کام لینا چاہیے کیوں کہ اگر انسان ان صلاحیتوں کو کام میں نہیں لائے گا تو وہ ضائع ہو جائیں گی۔ یہ اللہ کی امانت ہیں اور ہمیں ان صلاحیتوں کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

تشریح:

مولانا الطاف حسین حالؔی اردو ادب کے بہت بڑے محسن ہیں۔ آپ بیک وقت شاعر، نثر نگار، نقاد اور صاحب طرز سوانح نگار ہیں۔ آپ کی شاعری بہت سے پہلوؤں سے منفرد و ممتاز ہے۔ آپ کی شاعری میں اصلاح، مقصدیت، جدت اور اصلیت کا رنگ نمایاں ہے۔ برصغیر میں رہنے والے مسلمان اپنا اقتدار کھو بیٹھے تھے۔ مایوسیوں اور ناامیدی کے اندھیروں میں گھرنے کے بعد اپنا حوصلہ اور ہمت ہار کر زوال اور پستی کو ہی اپنا مقدر سمجھ بیٹھے تھے۔ ایسے وقت میں حالؔی نے نہ صرف ان کو ان کا کھویا ہوا مقام یاد دلایا بلکہ ان کی خوابیدہ صلاحتیوں کو بھی اجاگر کرنے کی کوشش کی۔ اللہ نے جو صلاحیتیں انسان کو ودیعت کی ہیں انھیں بروئے کار لانے کی ضرورت ہے۔ ہمیں سوچ بچار کرتے ہوئے اپنے اندر چھپی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

بقول اقبالؔ رحمۃ اللہ علیہ:

؎ فطرت نے مجھے بخشے ہیں جوہر ملکوتی
خاکی ہوں مگر خاک سے رکھتا نہیں پیوند

غور و فکر، تدبر اور تدبیر کی انسانی زندگی میں بہت اہمیت ہے۔ تدبیر عقلی سوچ کا نتیجہ ہوتی ہے جب کہ غور و فکر کر کے انسان تجزیہ کرتا ہے کہ مسئلے کے اسباب کیا ہیں؟ پھر ان کا حل کیا ہے؟ اس کے بعد اس کے نتائج کیا ہو سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ شاعر انھی مخفی صلاحتیوں کی طرف ہماری توجہ دلاتے ہوئے یہ باور کرانے کی کوشش کرتا ہے کہ اگر یہ صلاحیتیں کام میں نہ لائی گئیں تو یہ مٹی میں مل کر مٹی ہو جائیں گی۔ فنا ہو جائیں گی۔ مسلمان قوم بے عملی اور سستی کا شکار ہو چکی ہے، جب تک اس کی یہ محنت نہ کرنے کی عادت ختم نہیں ہوگی تب تک وہ کامیابی حاصل نہیں کر پائے گی۔ ذلت و رسوائی اس کا مقدر بنی رہے گی۔ کسی دانا کا قول ہے: ''محنت ہمارے ہاتھ میں ہے اور نصیب خدا کے ہاتھ میں''۔ ہمیں بھی اسی اصول پر عمل کرنا چاہیے۔

بقول ابو تراب:

؎ محنت سے مل گیا جو سفینے کے بیچ تھا
دریائے عطر میرے پسینے کے بیچ تھا

حالؔی کا کہنا ہے کہ انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں، اپنے تفکر، اپنی سوچ، اپنے ادراک، اپنی سائنس، اپنی محنت، اپنی تحقیقی صلاحیتوں اور اپنی ایجادات کو عمل میں لائے۔ اللہ نے جو قوائے عقلی و ذہنی عطا کیے ہیں انھیں پہچان کر اور انھیں بروئے کار لا کر اپنی منزل کا تعین خود کرے۔

www.ilmkidunya.com

بند 3:

نہیں سہل گر صید کا ہاتھ آنا
تو لازم ہے گھوڑوں کو سرپٹ بھگانا
نہ بیٹھو جو ہے بوجھ بھاری اُٹھانا
ذرا تیز ہانکو جو ہے دُور جانا
زمانہ اگر ہم سے زور آزما ہے
تو وقت اے عزیزو! یہی زور کا ہے۔

مفہوم: اگر کام مشکل ہے تو محنت زیادہ کرنی چاہیے اور اگر ہمارا مقابلہ کسی طاقت ور سے ہے تو ہمیں بھی زیادہ زور آزمانا چاہیے۔

تشریح:

مولانا الطاف حسین حالی اردو ادب کے بہت بڑے محسن ہیں۔ آپ بیک وقت شاعر، نثر نگار، نقاد اور صاحبِ طرز سوانح نگار ہیں۔ آپ کی شاعری بہت سے پہلوؤں سے منفرد و ممتاز ہے۔ آپ کی شاعری میں اصلاح، مقصدیت، جدت اور اصلیت کا رنگ نمایاں ہے۔ الطاف حسین حالی نے تشریح طلب بند میں محنت کی عظمت کو نہ صرف شاعرانہ انداز میں بیان کیا ہے بلکہ قرآنی تعلیمات اور تاریخی مثالوں کو بھی مدِ نظر رکھا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

''اور یہ کہ انسان کے لیے کچھ نہیں سوائے اس کے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔''

(سورۃ النجم: ۳۹)

قرآن مجید کے اسی اصول کی عملی تصویر اس تشریح طلب بند میں پیش کی گئی۔ حالی کا مؤقف ہے کہ یہ وقت زور آزمائی کا ہے۔ زور تب ہی آزمایا جاتا ہے جب زور آزمائی لازم آجائے۔ مخالف قوتیں ہمارے خلاف ہو جائیں تو ضرورت اس امر کی ہوتی ہے کہ ہم بھی اپنی قوت، اپنی عقل، اپنے ہنر، اپنے ہاتھ پاؤں کی محنت اور اپنی ذہنی کاوشوں کے گھوڑے دوڑائیں۔ زور آزمائی کریں، کوشش کریں اور اپنی ان تمام خوابیدہ صلاحیتوں سے کام لیں جو اللہ نے ہمیں ودیعت کی ہیں۔ شکار ہاتھ نہیں آ رہا تو ہمیں اپنی کوششوں کو تیز کرنا ہے۔ اگر منزل دور ہے تو ہمیں تیز چلنا ہے اور اگر ہمارا مدِ مقابل زمانہ ہے تو ہمیں زیادہ زور آزمائی کرنا پڑے گی۔

بقول اقبال رحمۃ اللہ علیہ:

؎ چلنے والے نکل گئے ہیں
جو ٹھہرے ذرا وہ کچل گئے ہیں

عصرِ حاضر میں ہمیں اگر زندہ رہنا ہے، اپنی پہچان، اپنی شناخت قائم رکھنی ہے تو ہمیں وقت کی رفتار کے ساتھ چلنا پڑے گا۔ میدان سیاست کا ہو یا زراعت کا، صنعت کا ہو یا فن کا ہمیں زندگی کے ہر شعبہ ہائے میں اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ جہاں ہمیں اپنی محنت جاری رکھنی ہے وہاں ہماری نظر دنیا پہ بھی ہونی چاہیے۔ دنیا کہاں سے کہاں تک پہنچ چکی ہے۔ آج اگر ہم دنیاوی ایجادات کو ہی سامنے رکھیں تو اس امر کا بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ پہاڑوں اور درختوں میں رہنے والا انسان محنت کی بدولت ہی کہاں ہے۔

بقول اقبال رحمۃ اللہ علیہ:

؎ آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

www.ilmkidunya.com

انگریزوں نے اپنے دورِ اقتدار میں حکومت کا دبدبہ قائم رکھنے کے لیے ہندوستانی عوام اور افسروں کے درمیان ادنی اور اعلی کا امتیاز رکھا ہوا تھا۔ صاحب اختیار لوگ غلط قسم کے احساس برتری کی وجہ سے اپنے چھوٹے چھوٹے کام ذاتی محنت سے انجام دینا اپنی ہتک خیال کرتے تھے۔ اس غلط روش کا بنیادی سبب یہی تھا کہ بعض کام ہماری نظر میں گھٹیا، بعض اونچے درجے کے ہو گئے تھے۔ محنت کی ضرورت دنیا کے ہر کام میں ہوتی ہے اور اس کے لیے جدوجہد کرنا پڑتی ہے۔ شوق اور محنت سے کام کرنا پڑتا ہے۔ بار بار ناکامی کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے لیکن اس ناکامی کو اپنے لیے ایک سبق سمجھ کر پھر سے اپنی کوشش میں لگے رہنے والے ہی کامیاب ہوتے ہیں۔

بقول اقبال رحمۃ اللہ علیہ:

بے محنت پیہم کوئی جوہر نہیں کھلتا
روشن شرر تیشہ سے ہے خانۂ فرہاد

حالی کا موقف ہے کہ دنیا اپنی تاریخ میں کوئی ایسا معجزہ پیش نہیں کر سکتی کہ کوئی شخص اپنی زندگی کے کسی بھی میدان میں بغیر محنت کے آگے بڑھا ہو۔ مشہور ہے کہ محنت کے بغیر گنج نہیں ملتا یعنی جو شخص کاہل ہے جو دکھ اور تکلیف نہیں اٹھائے گا، وقت کی رفتار سے قدم نہیں ملائے گا، وہ گنج یعنی دولت و ثروت اور سکون بھی نہیں پائے گا۔

بند 4:

09812004

بشر کو ہے لازم کہ ہمت نہ ہارے
جہاں تک ہو کام آپ اپنے سنوارے
خدا کے سوا چھوڑ دے سب سہارے
کہ ہیں عارضی زور، کمزور سارے
اڑے وقت تم دائیں بائیں نہ جھانکو
سدا اپنی گاڑی کو گر آپ ہانکو

مفہوم: انسان کے لیے لازمی ہے کہ وہ ہمت سے کام لے اور اللہ کے سوا کسی سے امید نہ رکھے۔ مصیبت میں گھبرانے کی بجائے خود کوشش و محنت کرے۔ اور اگر تم اپنے کام کو کرنا جانتے ہو تو یقین کرو کہ مشکل وقت میں تمھیں دائیں بائیں نہیں جھانکنا پڑے گا۔

تشریح:

مولانا الطاف حسین حالی اردو ادب کے بہت بڑے محسن ہیں۔ آپ بیک وقت شاعر، نثر نگار، نقاد اور صاحبِ طرز سوانح نگار ہیں۔ آپ کی شاعری بہت سے پہلوؤں سے منفرد و ممتاز ہے۔ آپ کی شاعری میں اصلاح، مقصدیت، جدت اور اصلیت کا رنگ نمایاں ہے۔ تشریح طلب بند میں حالی نے اس امر کو واضح کیا ہے کہ بشر کو محنت کے ساتھ ساتھ ہمت سے بھی جڑے رہنا ہے۔ اس دنیا کی تمام خوشحالی و ترقی سخت محنت کے بل بوتے پر ہی ہے۔ محنت ہمت کے ساتھ کرنی پڑتی ہے۔ کبھی محنت کا صلہ جلد مل جاتا ہے اور کبھی دیر سے لیکن انسان کو ہمت کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔ انھی محنت کرنے والوں کی وجہ سے ہی اس دنیا کو گل زار بنایا جا سکتا ہے۔ دنیا کی خوب صورتی اور ترقی، محنت کرنے والوں اور ہمت کا دامن تھامے رہنے والوں کی ہی مرہونِ منت ہے۔

بقول حالی:

زمیں سب خدا کی، گلزار انھیں سے
زمانہ کا ہے گرم بازار، انھیں سے

www.ilmkidunya.com

مولانا الطاف حسین حالی کا موقف ہے کہ انسان کے لیے لازم ہے کہ وہ ہمت نہ ہارے۔ جیسا کہ مشہور ہے "ہمتِ مرداں مددِ خدا"۔

بے شک انسان کی کامیابی اس کی کوشش کے ساتھ جڑی ہے اگر کام یابی ملنے میں دیر ہے تو اسے ہمت نہیں ہارنی چاہیے۔ وہ کامیابی اجتماعی ہو یا انفرادی کوشش کے ساتھ ہمت و حوصلہ بھی لازمی امر ہے۔ محنت و مشقت میں ہی کام یابی کا راز پوشیدہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ترقی کے زینے محنت ہی سے طے ہوتے ہیں۔ بلند مقام محنت ہی سے ملتا ہے۔ ہمیں مشکل حالات سے نکلنے کے لیے محنت سے کام لینا پڑتا ہے۔

انسان کو چاہیے کہ اگر مشکل آن پڑی ہے تو محنت سے کام لے اور ہمت و صبر کا دامن اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑے۔ انسان جب تھک جاتا ہے تو بسا اوقات مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور دوسرے سہارے تلاش کرنا شروع کر دیتا ہے۔ انسان کو یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ "مایوسی کفر ہے"۔ اور مایوسی کا شکار انسان بہت سی گمراہیوں کا شکار ہو جاتا ہے بعض اوقات وہ دوسرے سہارے بھی تلاش کرتا ہے۔

ارشادِ ربانی ہے:

"ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں"۔

(سورۃ الفاتحہ: آیت ۴)

حالی کا موقف ہے کہ ہمیں مایوسی کی بجائے ہمت سے کام لینا چاہیے۔ اپنی مدد آپ کرتے ہوئے خود اپنے کام کرتے جائیں اور توکل کریں کہ وہ خدا بہت ہی انصاف کرنے والا ہے۔ انسان کو مشکل وقت میں دائیں بائیں جھانکنے کی بجائے اللہ سے امید رکھنی چاہیے۔ اور جو لوگ اپنی مدد آپ کرنا جانتے ہیں اور مصیبت کے وقت ہمت سے کام لینا جانتے ہیں وہ کبھی ادھر اُدھر نہیں دیکھتے۔

حالی کا کہنا ہے کہ انسان کو اپنی زندگی کی گاڑی خود چلانی ہے۔ دوسروں سے مدد لینے والا یا دوسروں سے مدد کی امید رکھنے والا اپنی عزت و چمک کھو بیٹھتا ہے۔ اپنی اور دوسروں کی نظروں میں ذلیل و رسوا تو ہوتا ہی ہے، ساتھ میں اللہ اور اس کے رسول خاتم النّبیّن ﷺ کی بھی ناراضی کا موجب بنتا ہے۔

مشہور مقولہ ہے:

"خدا ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں"۔

اسی لیے ہمیں چاہیے کہ ہمیں اپنے اوپر بھروسا کرتے ہوئے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہوئے محنت و مشقت سے زندگی گزاریں۔ تخلیق آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک انسان نے ارتقا کی جو منزلیں طے کی ہیں، وہ سب محنت کا ہی ثمر ہیں۔ اسے جسم و روح کا رشتہ قائم رکھنے لیے بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس نے اپنی معاشرتی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے سخت سے سخت محنت کی ہے۔ اس نے اپنے عزمِ آہنی سے کام لے کر پہاڑوں کے جگر چیرے ہیں۔ اس کی محنت کوشی اور عرق ریزی نے صحراؤں کو گلزاروں اور خوب صورت شہروں میں تبدیل کر کے خدا کی زمین کو جنت کا نمونہ بنا دیا ہے۔ اور یہ سب اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل سے ہی ہے۔ جس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ انسان کو اس کی کوشش کا اجر ضرور دے گا۔

بند5:

تمھیں اپنی مشکل کو آساں کرو گے

تمھیں درد کا اپنے درماں کرو گے

تمھیں اپنی منزل کا ساماں کرو گے

کرو گے تمھیں کچھ اگر یاں کرو گے

چھپا دستِ ہمت میں زورِ قضا ہے

مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

مفہوم: انسان کو چاہیے کہ اپنی مشکلوں کو آسان کرنے کے لیے خود محنت کرے کیوں کہ خدا بھی ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ خود کرتے ہیں۔

تشریح:

مولانا الطاف حسین حالؔی اردو ادب کے بہت بڑے محسن ہیں۔ آپ بیک وقت شاعر، نثر نگار، نقادؔ اور صاحبِ طرز سوانح نگار ہیں۔ آپ کی شاعری بہت سے پہلوؤں سے منفرد و ممتاز ہے۔ آپ کی شاعری میں اصلاح، مقصدیت، جدت اور اصلیت کا رنگ نمایاں ہے۔ مولانا الطاف حسین حالؔی کا مؤقف ہے جو لوگ زندگی میں مشکلات کا سامنا کرتے ہیں اور اپنی محنت جاری رکھتے ہیں، وہی لوگ کام یاب ہوتے ہیں۔ یہ اشعار محنت کے نتیجے میں حاصل ہونے والی عزت اور کام یابی کی طرف ہماری راہنمائی کرتے ہیں۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ عظیم شخصیات، حضرت محمد رسول اللہ خاتم النّبیّن ﷺ، خلفائے راشدین رضوان اللہ اجمعین اور دیگر راہنما اپنی محنت اور جفاکشی کے باعث ہی اپنے مقاصد میں کام یاب ہوئے۔ آج کے نوجوان کو یہ پیغام سمجھ لینا چاہیے کہ انفرادی و اجتماعی کام یابی صرف محنت کی بدولت ہے۔ محنت اور مسلسل کوشش ہی ترقی کی راہوں کو ہموار کرتی ہیں۔

بقول حالؔی:

جفا کش بنو گر ہو عزت کے خواہاں

کہ عزت کا ہے بھید ذلت میں پنہاں

مولانا الطاف حسین حالؔی کا موقف ہے کہ تم لوگ اپنی مشکل خود آسان کرو گے۔ اپنے درد کا درماں، علاج، حل خود ڈھونڈو گے، انسان کو خود ہی اپنے لیے محنت کرنا پڑتی ہے کیوں کہ اللہ کی مرضی بھی محنت کرنے والے کے ساتھ ہے۔ کچھ کرنے والے کے لیے ہی اللہ سبب بناتا ہے۔ اپنی مشکل کا حل خود ہی تلاش کرنا ہوتا ہے۔ اور ایسا اکثر دیکھا گیا ہے کہ اگر ہم کسی سے امید یا توقع رکھتے ہیں تو وہ بھی ہم سے اپنے اغراض و مقاصد ضرور پوری کروائے گا۔ کیوں کہ یہاں ہر کوئی مفاد پرست ہے۔

بقول مولانا ظفؔر علی خان:

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی

نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

مولانا الطاف حسین حالؔی کا کہنا ہے کہ محنت کے نتیجے میں حاصل ہونے والی کامیابی کا سہرا محنت کرنے والے کے سر ہی ہوتا ہے۔ حالؔی

www.ilmkidunya.com

اپنے ان اشعار کے ذریعے ہمیں محنت کی طرف راغب کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ محنتِ شاقہ سے انسانی زندگی اوجِ کمال کو چھولیتی ہے۔ زندگی کا کوئی بھی شعبہ، کوئی معاملہ ہو، انسان ہمیشہ اس امر کے لیے کوشاں رہا ہے کہ وہ جس مقام، جس حیثیت میں اس وقت ہے اس سے بہتر مقام ومرتبہ حاصل کرے، اور یہ محنت کے دم سے ہی ہے۔ یعنی انسان ہمیشہ خوب سے خوب ترقی تلاش میں رہا ہے۔ انسان اپنے تخلیقی شعور اور محنت کے امتزاج سے آج اس قابل ہے کہ خلا کو مسخر کر چکا ہے۔

بقول اقبال رحمۃ اللہ علیہ:

رنگ ہو یا خشت و سنگ، چنگ ہو یا حرف وصوت
معجزۂ فن کی ہے خونِ جگر سے نمود

انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی منزل کا سامان خود کرے۔ وہ اپنا نصب العین خود مقرر کرے۔ اس نصب العین کو پانے کے لیے راستہ خود منتخب کرے۔ اسی میں اس کی بقا اور اس کی ترقی کا دارومدار ہے کیوں کہ بعض اندیشے انسان کو عمل کرنے سے روک دیتے ہیں۔ راستے میں آنے والی مشکلات سے گھبرانے کی بجائے ان کا ڈٹ کر مقابلہ کرے۔ اس کے لیے اگر قربانی بھی دینا پڑے تو کسی قسم کا دریغ نہ کرے۔ اس بات پر یقین رکھے کہ محنت کبھی رائیگاں نہیں جاتی، اور وہ خدا کے بزرگ و برتر محنت کا پھل ضرور دیتا ہے۔

نظم کا خلاصہ

جو بھی محنت کرتا ہے وہ اعلیٰ مقام حاصل کر جاتا ہے۔ انسان میں اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیاں اور صلاحتیں ودیعت کی ہیں۔ انھیں پہچاننا اور کام میں لانا ہی اس کا فرض ہے۔ سُستی چھوڑ کر مستعدی سے کام کرنا اور زمانے سے مقابلے میں رہنا ہی اصل زندگی ہے۔ انسان کو محنت کرنی ہے اور نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑنا ہے۔ انسان خود ہی اپنی مشکل کا حل نکال سکتا ہے کیوں کہ خدا بھی اُن کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔

مرکزی خیال

محنت سے انسان کو اپنے مقاصد حاصل کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ وہ اپنے خوابوں کو پورا کرنے کے لیے خود ہی کافی ہے۔ اسے صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھنے کی ضرورت ہے۔

مشق

09812006

ا) نظم "محنت کی برکات" کے متن کے مطابق مصرعے مکمل کریں۔

(الف) نہال اس گلستاں میں جتنے بڑھے ہیں
(ب) یہ جوہر ہیں ہم میں امانت خدا کی
(ج) مبادا تلف ہو ودیعت خدا کی
(د) بشر کو ہے لازم کہ ہمت نہ ہارے
(ہ) مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

www.ilmkidunya.com

۲) نظم "محنت کی برکات" کے متن کو مدِنظر رکھتے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔ 09812007

(الف) انسان کو فضیلت، عزت اور فرماں روائی کب ملتی ہے؟ 09812008

جواب: انسان کو فضیلت، عزت اور فرماں روائی مشقت اٹھانے سے ملتی ہے۔

(ب) اگر مخفی جوہر کی خبر نہ لی تو کیا ہونے کا امکان ہے؟ 09812009

جواب: اگر مخفی جوہر کی خبر نہ لی تو اس کے مٹی ہونے کا یعنی ضائع ہونے کا ڈر ہے۔

(ج) اگر دور کا سفر درپیش ہو تو گھڑ سوار پر کیا لازم آتا ہے؟ 09812010

جواب: اگر دور کا سفر درپیش ہو تو گھڑ سوار پر لازم آتا ہے کہ وہ گھوڑے کو تیز ہانکے۔

(د) بشر کے لیے سب سے بڑا سہارا کس کا ہے؟ 09812011

جواب: بشر کے لیے سب سے بڑا سہارا اللہ تعالیٰ کا ہے۔

(ہ) ہمت کا حامی کون ہے؟ 09812012

جواب: ہمت کا حامی خدائے بزرگ و برتر ہے۔

۳) درج ذیل محاورات کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔ 09812013

خبر لینا   مٹی ہو جانا   ہاتھ آنا   زور آزمانا   ہمت ہارنا   سامان کرنا   دائیں بائیں جھانکنا

محاورات	جملے
خبر لینا	ہمیں اپنے اردگرد کی خبر لینی چاہیے۔
مٹی ہو جانا	اگر جوہر مخفی کی خبر نہ لی تو سب مٹی ہو جائے گا۔
ہاتھ آنا	بغیر محنت کچھ ہاتھ نہیں آتا۔
زور آزمانا	ہمیں ایک دوسرے سے زور آزمانہیں ہونا چاہیے۔
ہمت ہارنا	ناکامی پر بھی ہمت نہیں ہارنی چاہیے۔
سامان کرنا	کامیابی کا سامان کر کے رکھو۔
دائیں بائیں جھانکنا	دائیں بائیں جھانکنے کی بجائے خود محنت کیجیے۔

۴) درج ذیل الفاظ کا دُرست تلفّظ اِعراب لگا کر واضح کریں۔ 09812014

مشقت   ودیعت   مبادا   تلف   ہمت   درماں

مَشَقّت   وَدِیعَت   مَبادَا   تَلَف   ہِمّت   دَرماں

ذو معنی الفاظ:

وہ الفاظ جن کے دو یا دو سے زیادہ معنی ہوں، ذُومعنین الفاظ کہلاتے ہیں۔ ایسے بعض الفاظ ایک معنوں میں مذکر ہوتے ہیں تو دوسرے معنوں میں مونث۔ بعض اوقات دونوں معنوں میں مذکر یا مونث۔ بہرکیف ذو معنی الفاظ کے استعمال کے ضمن میں بہت احتیاط برتنے

www.ilmkidunya.com

کی ضرورت ہے، اوراس کے لیے کسوٹی اہلِ زبان کی گفت گو (تحریر وتقریر) ہی ہے چند ایک ذو معنی الفاظ اور اُن کے معنی درج ذیل ہیں:

الفاظ	ایک معنی	دوسرے معنی	الفاظ	ایک معنی	دوسرے معنی
آب	پانی	چمک دمک	تکیہ	سرہانہ	بھروسا
اردو	زبان	لشکر، لشکر گاہ	طاق	محراب	ہندسہ جو دو پر تقسیم نہ ہو
اوقات	وقت کی جمع	حیثیت	ظرف	برتن	حوصلہ
بار	بوجھ	باری	عرصہ	مدّت	میدان
باز	ایک شکاری پرندہ	کشادہ، کھلا ہوا	عرض	گزارش	چوڑائی
بیت	گھر	شعر	فصل	فاصلہ	موسم
تاک	تاک جھانک	انگور کی بیل	قصور	قصر کی جمع، محلات	غلطی
تکرار	جھگڑا	بار بار دہرانا	کان	معدنیات نکلنے کی جگہ	جسم کا حِصّہ

09812015

۵) درج ذیل ذو معنی الفاظ کے معنی لکھیں۔

الفاظ	ایک معنی	دوسرے معنی	الفاظ	ایک معنی	دوسرے معنی
جست	جانچ پڑتال	تانبے اور سیسے سے ملی دھات	غریب	پردیسی	مفلس
کل	گزرا ہوا دن	آرام، طور	مانگ	طلب	سر کے بالوں کے بیچ کی سیدھی لکیر
لہر	موج	امنگ	سنگ	ساتھی	پتھر
کف	پیر کا تلوا	قمیص کی آستین	لگن	اشتیاق	شمع دان
مالٹا	سنگترے کی طرح کا پھل	ایک جزیرہ	محل	ایوان	موقع

09812016

۶۔ شامل کتاب نظم ''محنت کی برکات'' صنف کے اعتبار سے کیا کہلائے گی؟

جواب: نظم ''محنت کی برکات'' صنف کے اعتبار سے مسدس کہلائے گی۔

09812017

۷۔ نظم ''محنت کی برکات'' کا مرکزی خیال لکھیں جو تین چار جملوں سے زیادہ نہ ہو۔

جواب: دیکھیے مرکزی خیال۔

09812018

۸۔ درج ذیل پیراگراف توجہ سے پڑھیں اور آخر میں دیے گئے سوالوں کے جواب تحریر کریں۔

جانوروں کا تحفظ ہمارے ماحولیاتی نظام کی بقا اور تنوع کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ زمین پر موجود ہر جانور کا قدرتی ماحول اور ماحولیاتی توازن میں ایک مخصوص کردار ہوتا ہے، اور اگر کسی نوع کی تعداد کم ہو جائے یا وہ معدوم ہو جائے تو اس کے اثرات پورے نظام پر پڑ سکتے ہیں۔ انسانی سرگرمیوں جیسا کہ جنگلات کی کٹائی، غیر قانونی شکار اور ماحولیاتی آلودگی نے بہت سے جانوروں کی نسلوں کو خطرے میں ڈال دیا

www.ilmkidunya.com

ہے۔ جانوروں کے تحفظ کے اقدامات کے ذریعے ہم نہ صرف ان انواع کو بچا سکتے ہیں بلکہ مستقبل کی نسلوں کے لیے ایک متوازن اور پائیدار ماحول بھی فراہم کر سکتے ہیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم قدرت کے ان قیمتی اثاثوں کی حفاظت کریں اور ان کے لیے محفوظ مقامات اور قوانین کو مضبوط بنائیں تاکہ وہ قدرتی ماحول میں آزادانہ زندگی گزار سکیں۔

سوالات: (الف) جانوروں کا تحفظ ہمارے ماحول کے لیے کیوں ضروری ہے؟ 09812019

جواب: جانوروں کا تحفظ ہمارے ماحولیاتی نظام کی بقا کے لیے ضروری ہے۔

(ب) وہ کون سی انسانی سرگرمیاں ہیں، جو جانوروں کو خطرے سے دوچار کر سکتی ہیں؟ 09812020

جواب: جنگلات کی کٹائی، غیر قانونی شکار اور ماحولیاتی آلودگی جانوروں کو خطرے سے دوچار کر سکتی ہیں۔

(ج) جانوروں کی نایاب انواع و اقسام کو کس طرح بچایا جا سکتا ہے؟ 09812021

جواب: جنگلات کی کٹائی، غیر قانونی شکار اور ماحولیاتی آلودگی کو ختم کر کے اور تحفظ فراہم کر کے جانوروں کی نایاب اقسام کو بچایا جا سکتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات

1۔ حالیؔ نے کن کن کی صحبت سے فیض حاصل کیا؟ 09812022

جواب: حالیؔ نے مشاہیر کی صحبتوں خصوصاً نواب مصطفیٰ خان شیفتہؔ اور مرزا غالبؔ سے فیض حاصل کیا۔

2۔ سر سید نے مسدس حالی کے بارے میں کیا کہا؟ 09812023

جواب: سر سید نے کہا: ”میں اس (مسدس) کا محرک ہوا ہوں اور میں اسے اپنے اعمالِ حسنہ سے سمجھتا ہوں جب خدا مجھ سے پوچھے گا کہ دنیا سے کیا لائے ہو تو میں کہوں گا کہ حالی سے مسدس لکھوا کر لایا ہوں اور کچھ نہیں“۔

3۔ خدا کے سوا سب سہارے کیسے ہیں؟ 09812024

جواب: حالیؔ کے مطابق خدا کے سوا سب سہارے عارضی اور کمزور ہیں۔

4۔ نظم ”محنت کی برکات“ کس نظم سے ماخوذ ہے؟ 09812025

جواب: نظم ”محنت کی برکات“، نظم ”مسدسِ مد و جزرِ اسلام“ سے لی گئی ہے۔

5۔ مسدسِ حالیؔ کتنے بندوں پر مشتمل ہے؟ 09812026

جواب: مسدسِ حالیؔ بشمول ضمیمہ ۲۲۹ بندوں پر مشتمل ہے۔

6۔ حالیؔ نے اپنی کون کون سی طویل نظمیں لاہور کے پلیٹ فارم سے پیش کیں؟ 09812027

جواب: برکھا رت، نشاطِ امید، حبِ وطن اور مناظرہ رحم و انصاف۔

7۔ اردو شاعری میں مولانا حالیؔ کا اعلیٰ ترین کارنامہ کون سا ہے؟ 09812028

جواب: اردو شاعری میں مولانا حالیؔ کا اعلیٰ ترین کارنامہ ان کی طویل نظم ”مد و جزرِ اسلام“ ہے جو عام طور پر ”مسدس حالیؔ“ کے نام سے معروف ہے۔

8۔ مشقت کی ذلت اٹھانے والوں کو کیا ملتا ہے؟ 09812029

جواب: مشقت کی ذلت اٹھانے والوں کو جہان میں بڑائی، فضیلت، عزت اور فرماں روائی ملتی ہے۔

09812030

9۔ اگر خدا کی طرف سے ملنے والے جوہر کی خبر نہ لی تو کیا ہوگا؟

جواب: اگر خدا کی طرف سے ودیعت ہونے والے جوہر کی خبر نہ لی تو وہ مٹی میں مل کر مٹی ہو جائیں گے یہ اللہ کی امانت ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ انھیں تلف نہ کریں۔

09812031

10۔ قصیدہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: قصیدہ سے مراد ایسی شاعری ہے جس میں شاعر قصداً کسی بڑی دنیاوی شخصیت کی تعریف و توصیف کرتا ہے۔ اس ضمن میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتا ہے۔ اس کا پہلا شعر مطلع اور آخری مقطع کہلاتا ہے۔ عربی، فارسی اور اردو میں قصیدے زیادہ لکھے گئے ہیں۔

09812032

11۔ مرثیہ کی تعریف تحریر کیجیے۔

جواب: مرثیہ کے لغوی معنیٰ غم والم کے انداز میں کسی مرنے والے کا ذکرِ خیر اور اس کی خوبیاں بیان کرنا ہیں۔ اردو میں زیادہ مرثیے شہیدانِ کربلا پر لکھے گئے ہیں۔ میر انیس اور مرزا دبیر کے نام اولین فہرست میں ہیں۔

09812033

12۔ مثنوی کیا ہے؟ مختصر تعریف لکھیے۔

جواب: مثنوی اردو کی ایک مقبول صنف ہے اس کے ہر شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتے ہیں۔ باقی اشعار ایک دوسرے سے جداگانہ قافیہ و ردیف رکھتے ہیں۔ اس میں لمبے چوڑے تاریخی واقعات اور طویل قصے کہانیاں نظم کیے جاتے ہیں۔ حالی کے مطابق مثنوی سب سے کارآمد صنفِ نظم ہے۔ اقبال کی مثنوی "ساقی نامہ" ہے۔

09812034

13۔ رباعی سے کیا مراد ہے؟

جواب: رُباعی سے مراد ایسی صنفِ شاعری ہے جس کے کل چار مصرعے ہوتے ہیں۔ لیکن انھی چار مصرعوں میں ایک مکمل مضمون بیان ہوتا ہے۔ رباعی کا پہلا مصرع، دوسرا اور چوتھا ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتے ہیں۔ رباعی میں عموماً صوفیانہ جذبات وخیالات بیان کیے جاتے ہیں۔ اسے اخلاقی شاعری کا ترجمان بھی سمجھا جاتا ہے۔

09812035

14۔ قطعہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاحِ شعر میں دو یا دو سے زیادہ شعر کا جو موضوع کے لحاظ سے ایک دوسرے سے متعلق ہوں، قطعہ کہتے ہیں۔ قطعہ دو شعروں سے کم نہیں ہوتا اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔

09812036

15۔ مخمس کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاح میں مخمس ایسی نظم کو کہتے ہیں جس کا ہر بند پانچ مصرعوں پر مشتمل ہو۔ اس صنف کو بہت سے شاعروں نے استعمال کیا ہے۔ نظیر اکبر آبادی کی نظمیں: آدمی نامہ، برسات کی بہاریں اور مفلسی وغیرہ اس کی مثالیں ہیں۔

09812037

16۔ مسدس سے کیا مراد ہے؟

جواب: مسدس ایسی نظم کو کہا جاتا ہے جس کے ہر بند کے چھ مصرعے ہوں۔ اس صنف کے پہلے چار مصرعے ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتے ہیں۔ جب کہ پانچواں اور چھٹا الگ قافیہ رکھتے ہیں۔ اقبال کی شکوہ، جواب شکوہ اور حالی کی مسدس اس ضمن میں مشہور مثالیں ہیں۔

www.ilmkidunya.com

کثیر الانتخابی سوالات

1- نظم ''محنت کی برکات'' صنف کے اعتبار سے کیا کہلائے گی: 09812038

(A) مخمس (B) مسدس (C) بند (D) قطعہ

2- حالی کی نظم ''مدو جزر اسلام'' کس نام سے مشہور ہوئی؟ 09812039

(A) برکھات (B) مسدسِ اسلام (C) نشاط امید (D) مسدسِ حالی

3- خواجہ الطاف حسین حالی کا دورِ حیات ہے: 09812040

(A) ۱۹۱۴ء۔۱۸۳۹ء (B) ۱۹۱۴ء۔۱۸۳۸ء (C) ۱۹۱۴ء۔۱۸۳۷ء (D) ۱۹۱۶۔۱۸۳۶ء

4- خواجہ الطاف حسین حالی کے والد نام تھا؟ 09812041

(A) مولانا رومی (B) خواجہ ایزد بخش (C) خواجہ حسین (D) خواجہ حسین بخش

5- مولانا حالی سرسید تحریک سے وابستہ قوم کے بہت بڑے ہیں: 09812042

(A) محسن (B) فن کار (C) مصلح (D) نثر نگار

6- حالی اردو ادب کے پہلے تصور ہوتے ہیں: 09812043

(A) نقاد اور سوانح نگار (B) شاعر اور نثر نگار (C) نقاد اور نثر نگار (D) نثر نگار اور سوانح نگار

7- نظم ''محنت کی برکات'' میں کس کے اوصاف بیان ہوئے ہیں؟ 09812044

(A) محنت کرنے والوں کے (B) حالی کی کتابوں کے

(C) مدد کرنے والوں کے (D) شاعر حالی کی شاعری کے

8- بہت ہم میں اور تم میں ہیں مخفی: 09812045

(A) جوہر (B) امانت (C) گوہر (D) خیانت

9- چھپا دستِ ہمت میں ہے: 09812046

(A) مددگار (B) زورِ قضا (C) ہمتِ مرداں (D) حامی خدا

10- تلف ہو ودیعت خدا کی: 09812047

(A) ورنہ (B) مبادا (C) اگرچہ (D) ہرگز

11- ''مٹی ہو جانا'' کا مطلب ہے: 09812048

(A) رنگ بدل لینا (B) دائیں بائیں جھانکنا (C) زمین میں گر جانا (D) خاک ہو جانا

12- مثل ہے کہ ______ کا حامی خدا ہے: 09812003

(A) زورِ قضا (B) دستِ قضا (C) ہمت (D) محنت

13- حالی نے لاہور میں ملازمت اختیار کی: 09812049

(A) ترقی اردو میں (B) علی گڑھ میں (C) انجمن پنجاب میں (D) گورنمنٹ بک ڈپو میں

www.ilmkidunya.com